السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں تعلیم کی غرض سے بیرون ملک کے سفر کا ارادہ رکھتا ہوں توکیا میرے لئے یہ جائز ہے کہ میں اس نیت سے وہاں جا کر شادی کروں کہ واپسی کے وقت طلاق دے دوں گا اوراپنی اس نیت کے بارے میں عورت کے وارثوں کونہ بتاؤں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہوراہل علم کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب آدمی محل سفر میں شادی کرے اور نیت یہ ہوکہ واپسی کے وقت وہ بیوی کو طلاق دے دے گا بعض علماء نے اس میں توقف کیا ہے اوراس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ یہ نکاح متعہ ہی کی صورت نہ ہولیکن یہ نکاح متعہ نہیں ہے کیونکہ متعہ میں تو معلوم مدت کی شرط ہوتی ہے یعنی یہ کہ وہ ایک یا دو ماہ بعد طلاق دے گا اورایک دوماہ کی اس مدت کے بعد دونوں کا یہ نکاح باقی نہیں رہے گا، تو یہ ہے نکاح متعہ، لیکن نکاح کی مذکورہ صروت میں یہ شرط نہیں لیکن اس کی نت یہ ہے کہ وہ اس ملک سے واپسی کے وقت طلاق دے دے گا تواس نیت سے یہ نکاح متعہ نہیں بن جائے گا۔ کیونکہ وہ اسے طلاق دے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس میں رغبت رکھے اوراسے طلاق نہ بھی دے توجمہوراہل علم کے صحیح قول کے مطابق یہ نکاح متعہ نہیں ہے اور پھر لگوں کواس کی ضرورت بھی ہوتی ہے کیونکہ انسان کی بسا اوقات اپنے بارے میں فتنہ کا ڈر ہوتا ہے۔ فتنہ سے بچنے کےلئے اللہ تعالیٰ اسے مناسب بیوی مہیا کر دیتا اور وہ اس سے شادی کرلیتا ہے اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وطن واپسی کے وقت اسے طلاق دے دے گا کیونکہ یہ بیوی اس کےاپنے ملک کے حالات میں مناسب نہیں ہوتی یا طلاق کے کچھ دیگر اسباب بھی ہوسکتے ہیں تو نیت طلاق صحت نکاح سے مانع نہیں ہے۔ پھر یہ نیت بدل بھی سکتی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ شادی کرنے والا اس میں رغبت کے باعث اسےاپنے ملک میں بھی لے جائے۔ اس صورت میں بھی اس کی نیت اس کےلئے نقصان دہ نہیں ہوگی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد3 صفحہ263

محدث فتویٰ